معاف کرنے کے فضائل



مرتب
حضرت مولانا محمد عبدالعزیز غازی
خطیب لال مسجد اسلام آباد



قرآن واحادیث میں معاف کرنے کے بہت
ہی فضائل ہیں ۔آپ ﷺ اور صحابہ کرام
رضوان اللہ اجمعین اور اکابرین نے بڑے
بڑے ظالموں کو معاف کیا ہمیں چاہیے کہ ہم
ان کے نقشہ قدم پر چلتے ہوئے معاف کرنے کا
جذبہ پیدا کریں اس امید پر کہ قیامت میں اللہ
تبارک وتعالی اس معاف کرنے کی برکت سے
ہمیں معاف فرمادیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

(۱)وَسَارِعُوْٓااِلٰی مَغْفِرَۃٍمِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَاالسَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَOاَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَO

ترجمہ:''بڑھو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور جنت کی طرف جسکی چوڑائی آسمان اورزمین کے برابر ہے متقین کیلئے تیار کی گئی وہ لوگ جوخرچ کرتے ہیں کشادگی اور تنگی میں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کومعاف کرتے ہیں اوراللہ تبارک وتعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

(۲)وَلَمَنْ صَبَرَوَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِO

ترجمہ:''جوصبر کرے اورمعاف کرے بیشک یہ کام ہمت کے کاموں میں سے ہیں''

(۳)فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَO

ترجمہ:''جس نے معاف کیا اور صلح کی تو اس کا اجراللہ تبارک وتعالیٰ کے

ذمے ہے''

فائدہ؛ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے معاف کرنے کے بہت سے فضائل ہیں جنت کے اعلی درجات معاف کرنے والوں کے لئے ہیں اور معاف کرنے والوں کا اجر اللہ کے ذمے ہے اسلئے لوگوں کی کڑوی کسیلی برداشت کریں اور رات کو سب کو معاف کر کے سوئیں بہت سکون میں رہیں گے جو معاف نہیں کرتے وہ ہر وقت جلتے کڑھتے رہتے ہیں۔اس کے بعد چند احادیث معاف کرنے پر بیان کی جاتی ہیں اسکو یاد کریں اور لوگوں میں بیان کریں کیونکہ آج کل معاف کرنے اور برداشت کرنے کا بہت فقدان پایا جاتا ہے۔

(۱)عَنْ عَلَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلّٰى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم :أَلَا أَدُلُّکَ عَلَى أَكْرَمِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَ ةِ؟ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَک ،وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَکَ ، وأَنْ تَعْفُوَ عَمَنْ ظَلَمَکَ ، رواه الطبرانی

ترجمہ؛'' حضورﷺ نے فرمایا کیا تمھیں بتلاؤں دنیا اور آخرت کے اعتبار سے سب سے بہترین اخلاق کے بارے میں وہ یہ ہے کہ تم اس سے

جوڑ وجوتم سے قطع تعلق کرتا ہے اور اس کو عطا کرو جو تمھیں محروم رکھتا ہے اور اسے معاف کرو جوتم پرظلم کرتا ہے''

فائدہ: اس حدیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بہترین اخلاق اس انسان کا ہے جو ہر ایک کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا ہو چاہے دوسرے لوگ اسکے ساتھ قطع تعلق کریں اور دوسروں کو عطا کرنے والا ہو چاہے دوسرے اسے کچھ بھی نہ دیں اور ظلم کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہو۔

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّم "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَاباً يَسِيراً، وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ.قَالُوْا : مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِيْ ، اَنْ تُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ. ،وَتَعْفُوَ عَمَنْ ظَلَمَكَ فَإِذَا فَعَلَتَ ذَلكَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ". رواه البزار والطبراني ،

ترجمہ:''حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا، جسمیں تین باتیں ہونگی اللہ تبارک وتعالیٰ اس کا حساب آسان لینگے اور جنت

میں اسکو اپنی رحمت سے داخل کریں گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سے اعمال ہیں آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں تو آپ نے فرمایا تم اُسے عطا کرو جو تمہیں محروم رکھتا ہے اور تم جوڑ وانکے ساتھ جو تم سے قطع تعلق کرتا ہے اور تم معاف کرواسے جو تم پر ظلم کرتا ہے پس اگر تم نے یہ کام کیے تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۳) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّم قَالَ : "مَن سَرَّهُ اَنْ یُشرَفَ لَهُ الْبُنْیَانُ ، وَتُرْفَعُ لَـهُ الـدَّرَجَـاتُ ، فَلْیَـعْفُ عَـمَّـنْ ظَـلَـمَـهُ، وَیُعْطِ مَنْ حَرَمَـهُ وَیَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ" رواه الحاكم

ترجمہ: "حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جسے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ جنت میں اسکے لیے بالا خانے بنائے جائیں اور اسکے درجات بلند کیے جائیں پس اسے چاہیے کہ معاف کرے جو اس پر ظلم کرے اور عطا کرے اس کو جو اسکو محروم رکھے اور صلہ رحمی کرے اسکے ساتھ جو قطع تعلق کرے۔

(۴)عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّم :"أَلا أَدُلُّکُمْ عَلَی مَا یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ؟قَالُوْا : نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ،قَالَ: تَحْلُمُ عَلَی مَنْ جَهِلَ عَلَیْکَ ، وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَکَ ، وَتُعْطِیْ مَنْ حَرَمَکَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَکَ." رواه البزاز والطبرانی .

ترجمہ؛ حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں نہ بتلاؤں وہ چیز جس کے ذریعے اللہ تبارک وتعالی درجات کو بلند فرماتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتلائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بردباری کا معاملہ کرو جو تم پر جہالت کرے اور معاف کرو اس کو جو تم پر ظلم کرے اور عطا کرو اس کو جو تم کو محروم کرے اور صلہ رحمی کرو اس سے جو تم سے قطع تعلق کرے۔

(۵)عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّم قَالَ :" اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا.وَاغْفِرُوا یُغْفِرَلَکُمْ . " رواه احمد .

ترجمہ؛"حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم معاف کرو تمہیں معاف کیا جائے گا۔"

(٦)عن جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی الله عنه قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلّٰى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم : "مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ ،وَمَنْ لَايَغْفِرُ لَا يُغْفَرُ لَهُ ."

ترجمہ؛"حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضورﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے اور جو لوگوں کو معاف نہیں کرتا تو اسے معاف نہیں کیا جاتا۔"

(٧)وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَ صَلّٰى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلّم قَالَ :"اِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِيْ سُيُوْفِهِمْ عَلٰى رِقَابِهِمْ تَقْطُرُدَماً، فَازْدَحَمُوْا عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ،فَقِيْلَ :مَنْ هَوُلَاءِ؟ قِيْلَ اَلشُّهَدَاءُ كَانُوْا اَحْيَاءً مَرْزُوْقِيْنَ ، ثُمَ نَادَىٰ مُنَادٍ: لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ، ثُمَ

نَادَیٰ الثَّانِیَۃَ: لِیَقُمْ مَنْ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَدْخُلِ الْجَنَّۃَ، قَالَ وَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؟ قَالَ الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ، رواہ الطبرنی،

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہونگے تو ایک قوم آئے گی جنھوں نے اپنی تلواروں کو اپنی گردنوں پر رکھا ہوا ہوگا اوران سے خون بہہ رہا ہوگا اور تیزی کے ساتھ جنت کے دروازوں کی طرف جائیں گے پوچھا جائے گا یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا یہ شہداء ہیں جو زندہ تھے انہیں رزق دیا جاتا تھا پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ وہ لوگ کھڑے ہوجائیں جن کا اجراللہ کے ذمے ہے پس وہ جنت میں داخل ہوجائیں۔ پھر دوبارہ آواز لگائے گا وہ لوگ کھڑے ہوجائیں جن کا اجراللہ کے ذمے ہے پس وہ جنت میں داخل ہوجائیں پوچھا جائے گا وہ کون لوگ ہیں جن کا اجراللہ کے ذمے ہے تو کہا جائے گا کہ وہ لوگ جو لوگوں کو معاف کرتے تھے''۔

(۸)عَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلّیٰ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ یَقُوْلُ:" ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْھِنَّ ، وَاُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثاً فَاحْفَظُوْہُ قَالَ : "مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَ قَۃٍ ،وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَۃٍ صَبَرَ عَلَیْھَا اِلّاَ زَادَہ اللّٰہُ بِھَا عِزّاً ،فَاعْفُوْا یُعِزَّ کُمُ اللّٰہُ وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بَابَ فَقْرٍ،

ترجمہ؛حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضورﷺ سے سنا حضورﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں پر میں قسم کھا تا ہوں اور تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے تم یاد رکھو آپ نے فرمایا کسی انسان کا مال صدقہ سے کم نہیں ہوتا اور کسی انسان پر ظلم کیا گیا اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ اس سے اسکی عزت کو بڑھائیں گے پس لوگوں کو معاف کرو اللہ تعالی تمہیں عزت دے گا اور کوئی انسان مانگنے کا دروازہ نہیں کھولے گا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالی اس پر فقر کا کھولیں گے۔"

(۹)قال رَسُولُ اللّٰہِ صَلّیٰ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّم قَالَ: " مَنْ اُصِیْبَ بِشَیْءٍ فِيْ جَسَدِہِ فَتَرَکَہُ لِلّٰہِ عَزّوَجَلَ کَانَ کَفَّارَۃً لَہُ ."رواہ

احمد،

ترجمہ؛ ''حضورﷺ نے فرمایا کہ جس انسان کو اسکے جسم پر کوئی تکلیف پہنچائی گئی اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کی خاطر بدلہ نہیں لیتا تو یہ عمل اسکے گناہوں کے کفارے کا باعث بنے گا۔''

(۱۰)قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّم :''ثَلَاثٌ مَنْ جَاءَ بِھِنَّ مَعَ اِیْمَانٍ دَخَلَ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ،وَ زُوِّجَ مِنَ الْحُوْرِالْعِیْنِ کَمْ شَاءَ: ''مَنْ أَدَّی دَیْناً خَفِیاً،وَعَفَا عَنْ قَاتِلِہٖ وَقَرَأَ فِيْ کُلِّ صَلَاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ عَشَرَ مَرَاتٍ: قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحُدٌ،'' رواہ الطبرانی .

ترجمہ؛ ''حضورﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں کو جو ایمان کے ساتھ لائے گا تو وہ انسان جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے اور جنتی حوروں سے چاہے شادی کرلے جو انسان قرض دیے تو خاموشی سے دے اور قاتل کو معاف کردے اور ہر فرض نماز کے بعد (۱۰) مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے۔

(۱۱)عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّم :"لاَ تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ،فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ." رواه الترمذی

ترجمہ؛"حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مت ظاہر کرخوشی اپنے بھائی کی مصیبت پر کہ اللہ تعالی اس پر رحم کردے اور تجھے مبتلا کردے"

(۱۲)عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلّم :"مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَى يَعْمَلَهُ . قَالَ أحمدُ قَالُوا : مِنْ ذَنْبٍ تَابَ مِنْهُ."رواه الترمذی

ترجمہ؛"حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنے بھائی کوکسی ایسے گناہ پر جس سے وہ توبہ تائب ہو چکا ہو عیب لگا تا ہے تو اس کو موت نہیں آتی مگر یہ کہ وہ خود اس عیب میں مبتلا ہو چکا ہوتا ہے

فائدہ؛ ان تمام احادیث سے معاف کرنے کے بڑے فضائل معلوم ہوتے ہیں اس لیے کہ زندگی میں لوگوں کی طرف سے انسان کو بہت ہی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا

ہے اپنے عزیزواقارب اور دیگر لوگ بہت سارے معاملات میں بہت ہی ستاتے ہیں ایسے ہی بہت سارے لوگوں سے انسان کام لیتا ہے اور ملازمین سے کام لیتا ہے وہ ستاتے ہیں کام صحیح نہیں کرتے اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہر ایک کے ساتھ انسان لڑے جھگڑے اور آج دنیا میں بہت سارے لوگ اسی کو دانائی اور سمجھداری سے تعبیر کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں کائنات کے سب سے عظیم ترین انسان محمد عربی ﷺ کی زندگی ساری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ اور بہترین آئیڈیل ہے آپ نے اپنوں اور غیروں سب کو معاف کیا اور معاف کرنے کے بڑے عجیب وغریب فضائل بتائے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم معاف کرنے کا حوصلہ پیدا کریں روزانہ گھروں میں بیوی بچوں اور شوہر اور خاندان کے لوگوں سے ایسی باتیں ہوتی ہیں جو طبعیت کو ناگوار گزرتی ہیں اور انسان کا دل چاہتا ہے کہ انہیں خوب ڈانٹے اور خوب برا بھلا کہے لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں معاف کریں اور برداشت کریں اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

”وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِo

ترجمہ؛ جو صبر کرے اور معاف کرے تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ ڈانٹ ڈپٹ اور برا بھلا اصلاح کی خاطر کر رہے ہیں تو انتہائی دردمندانہ گزارش ہے کہ حتی الامکان کوشش کریں کہ پیار و محبت کے انداز میں سب کو سمجھائیں گالی گلوچ اور سخت انداز میں گفتگو یہ اسلام کا طریقہ نہیں اور کوشش یہ کریں کہ جسکی اصلاح کرنی ہو اس کو علیحدہ بلا کر پیار سے سمجھائیں ہاں اگر بار بار پیار سے سمجھانے کے باوجود وہ نہیں سمجھ رہا تو پھر شرعاً کچھ سختی کرنے کی اجازت ہے۔

ایک بھیانک سوچ

آج یہ سوچ عمومی طور پر پائی جاتی ہے کہ جس کسی نے ظلم کیا فوراً بدلہ لیا جائے اور اسی کو ہمت کا کام سمجھا جاتا ہے کوئی واقعہ ہو جائے تو پورا خاندان بدلہ لینے پر اتر آتا ہے بدلہ نہ لینے والوں پر طرح طرح کی آوازیں کسی جاتی ہیں طعنے دیے جاتے ہیں اور انہیں آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ بدلہ لیں اور بعض اوقات ان طعن و تشنیع سے قتل و غارت گری کے بڑے بڑے واقعات جنم لیتے ہیں اور خاندان کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اس لیے معاف کرنے کا جذبہ پیدا کیجئے اور رات کو سوتے وقت سب کو معاف کر کے سوئیں امام غزالیؒ فرماتے ہیں صبر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ جس کی بات سے

تکلیف پہنچے اس کو یہ بھی مت کہو کہ تمہاری فلاں بات سے مجھے دکھ پہنچا۔ اللہ تبارک وتعالی ہم سب کو معاف کرنے کے جذبے عطا فرمائے۔ اور تمام دکھوں تکلیفوں میں صبر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ

بے شک صبر کرنے والوں کے لیے بے حساب اجر ہے

............☆☆............

محمد طیب سیرین ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۳۴